رجسٹرڈ ایل ۔۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ

اَلْحَکَم

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی
دوا بینی شفا بینی عرض دارالاماں بینی

دارالامان قادیان مورخہ ۳۱ مئی سنہ ۱۹۰۶ء

نبی معصوم اور نبی رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام

یا

فتح اسلام اور کسر صلیب

یہ امر مشیت ایزدی میں مقدر ہو چکا تھا کہ آخری دنوں میں جب اسلام کمزور ہو جائے گا اور عیسائیت (جس کا دوسرا نام دجل اور باطل بھی ہے) اپنے پورے زور اور طاقت کے ساتھ اسلام پر ٹوٹ پڑے گی اس وقت خدا تعالیٰ کا مامور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اُس لکڑی کی عظمت کو توڑ ڈالے گا جو عیسائیت کے نزدیک ایک راستباز کو ملعون بنا کر اُن کی نجات کا موجب ہوئی ہے وہ کیا؟ صلیب! جس پر مسیح اسرائیلی نابکار یہودیوں کے ہاتھوں لٹکایا گیا یہ زمانہ جس میں ہم زندگی بسر کر رہے ہیں وہی زمانہ ہے جو صلیبی فتنوں کا مجموعہ اور باایں ہمہ مسیح موعود کے وجود باجود کے سبب رحمت الٰہی کے نزول کا زمانہ اور لیلۃ القدر کے ہم رنگ ہے مسیح موعود کے آنے کے ساتھ ہی مذہبی مناظرات کی تحریکوں کا خیال برق لامع کی طرف ہر مذہب کے پیرووں کے دلوں میں دوڑ گیا ہے + چنانچہ ان دنوں ایک عظیم الشان تحریک لاہور میں ہوئی ہے لاہور کے **لاٹ پادری** (بشپ صاحب) نے لاہور میں ایک جلسہ ۱۸ مئی سنہ ۱۹۰۶ء کو کیا اس جلسہ میں انہوں نے "نبی معصوم" کے مضمون پر لیکچر دیا اور اختتام لیکچر پر مسلمانوں کو اعتراض کرنے کے لئے چیلنج کیا + ہم اس مضمون میں اس جلسہ یا اس کے بعد کے دوسرے جلسہ منعقدہ ۲۵ مئی سنہ ۱۹۰۶ء کی مفصل رویداد نہ لکھیں گے ۔ کیونکہ ہم ان دونو جلسوں کی مفصل رویداد ایک رسالہ کی صورت میں مرتب کر رہے ہیں جو انشاء اللہ تعالیٰ ۱۰ جون سنہ ۱۹۰۶ء تک شائع ہو جاوے گی اس مقام پر ہم مختصر ذکر کریں گے تاکہ ہمارے دوستوں کو اطلاع ہو جاوے ۔

بہر حال ۱۸ مئی سنہ ۱۹۰۶ء کو لاٹ پادری صاحب نے اپنا لیکچر ختم کر لینے کے بعد مسلمانوں کو اعتراض کرنے کی دعوت کی اور نبی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے غیرت اور سچا جوش جیسا کہ ہم نے پہلے ذکر کیا ہے اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود

اسد اس کی پاک جماعت کے لیئے مقدر کرلیا ہوا ہے اور **فتح اسلام** اسی **مبارک الشان** کے ہاتھ پر لکھی جا چکی ہے۔ بشپ صاحب کی اس دعوت پر ہمارے مکرم و معظم بھائی **مفتی محمد صادق** صاحب جو اپنے نام کی طرح صدق و صفا کے رنگ سے رنگین اور حضرت امام صادق کی محبت سے سرشار ہیں بشپ صاحب کی تقریر کا جواب دینے کے لئے کھڑے ہوئے۔ بشپ صاحب کی تقریر ہم اُسی مفصل رویداد میں چھاپیں گے۔ لیکن اس کا خلاصہ وہی ہے جو برسوں پہلے "نبی معصوم" نام ایک رسالے میں عیسائیوں نے لکھا ہے یعنی تمام انبیاء علیہم السلام معاذ اللہ۔ گنہگار رہیں اور صرف مسیح گناہ سے پاک اور معصوم ہے یہ مسئلہ عیسائیوں کو اس لئے تراشنا پڑتا ہے کہ مسیح مصلوب کی صلیبی موت سے جو یہودیوں کے نزدیک لعنتی موت ہے فائدہ اٹھائیں اور اپنی سیاہ کاریوں کی لعنت مسیح پر تھوپ کر چین اڑائیں۔ بشپ صاحب نے عیسائیوں کے عام مسلک پر اپنی طرف سے تمام مقدس راستبازوں اور خدا تعالے کے مامور مرسلین کی توہین اور ہتک میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا اور سارا زور اور طاقت ان کے گنہگار ثابت کرنے میں صرف کیا اور مسیح کی۔ (باوجودیکہ وہ خود نیک ہونے سے انکار کرتا ہے) عصمت پر زور دیا۔ حضرت مفتی صاحب نے بشپ صاحب کی تقریر کا جواب دیا مفصل تو اُسی روئداد میں درج ہوگا مگر مختصر طور پر یوں ہے کہ۔ **مسیح کی عصمت** پر زید و بکر کے حوالے دینا کوئی سودمند بات نہیں ہوسکتی یعنی لوقا یا مرقس کی کہی ہوئی باتیں مفید مطلب نہیں بہتر یہ ہے کہ خود مسیح کے اپنے منہ کے الفاظ دیکھے جاویں کہ وہ اپنی طہارت اور پاکبازی کی بابت کیا کہتا ہے۔ اس پر مفتی صاحب نے مسیح کے وہ الفاظ انجیل سے پیش کئے جو اُنھوں نے ایک ارادت مند کے جواب میں فرمائے ہیں جس نے آپ کو نیک کہا تھا۔ یعنی مسیح نے کہا کہ مجھے نیک مت کہو۔ اس کے علاوہ اور بہت سے دلائل انجیل سے دیئے پھر قرآن کریم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اعلے درجہ کی پاکبازی طہارت اور مسلم عصمت پر پُر زور دلائل دیئے اور استغفار کی حقیقت اور ذنب کے معنوں پر مبسوط تقریر فرمائی اور بتلایا کہ ذنب خطا جُرم جناح وغیرہ سب الفاظ کا ترجمہ گناہ کیا جاتا ہے حالانکہ یہ محض غلط ہے اور آخر میں بتلایا کہ قرآن کریم میں صرف ہمارے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ہی ایک نبی ہیں جنکی عصمت پر خدا تعالے نے صاف لفظوں میں زور دیا ہے اور فرمایا ہے **واللہ یعصمک من الناس** اور قرآن کریم نے تمام انبیاء علیہم السلام کو جرم اور جناح سے محفوظ ثابت کیا ہے کوئی لفظ ان کے لئے کہیں مستعمل نہیں ہوا۔ مفتی صاحب کی تقریر نے بشپ صاحب کو لاجواب کر دیا۔ اور اس طرح پر اس جلسہ میں **اسلام کی فتح ہوئی** جو اُس مامور کے ایک خادم کے نام لکھی گئی جو مسیح موعود کے نام سے دنیا میں آیا ہے۔

حضرت اقدس (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو جب یہ خبر پہونچی۔ تو آپ نے اس پر ایک اشتہار "بشپ صاحب لاہور سے ایک سچے فیصلہ کی درخواست" کے عنوان سے شائع کیا۔ وہ اشتہار ہمارے دوستوں تک پہونچ چکا ہے اس کا اندراج یہاں ضرور نہیں ہے۔ اس اشتہار کی عظمت اور اس کا جو اثر پبلک پر پڑا وہ ہم رویداد میں لکھیں گے۔

دوسرا جلسہ ۲۵ر مئی سنہ ۱۹۰۰ء کو رنگ محل میں ہوا اس جلسہ کے لیئے **زندہ رسول** کا مضمون منتخب کیا گیا تھا اس جلسہ کے واسطے لاہور کے بعض مسلمانوں نے مولوی ثناء اللہ امرتسری کو بھی بُلایا تھا اس سے اتنا معلوم ہوگیا کہ لاہور بھر میں کوئی ایک مولوی بھی اس قابل نہیں تھا جو عیسائیوں کے حملہ کا جواب دے لاہور کی اسلامی انجمنیں ایک بھی خادم دین پیش نہ کرسکیں افسوس!

مولوی ثناء اللہ صاحب نے اول تو یہ کوشش کرنی چاہی کہ مسلمانوں کو اس جلسہ میں جانے ہی سے رکھیں مگر جب اُن کی پیش نہ گئی تو انھوں نے اور اُن کے بلانے والوں نے متفق طور پر یہ فیصلہ کیا کہ زندہ رسول پر حضرت اقدس کی جماعت جواب دے اور کوئی نہ بولے۔ **نبی معصوم** پر مولوی ثناء اللہ صاحب گفتگو کریں حضرت اقدس نے زندہ رسول پر بھی ایک مضمون لکھ دیا تھا جو صرف ڈیڑھ گھنٹہ میں لکھا گیا یہ مضمون ہمارے ایمان میں ایک نشان اور ایک عظیم الشان نشان ہے کیونکہ بشپ صاحب کی کل تقریر کا لفظ بلفظ جواب ہے۔ اور یہ امر ظاہر ہے کہ بشپ صاحب کی تقریر اُن کے دل میں ہوگی جس کا علم علیم خدا کے سوا بشپ صاحب کو بھی نہ ہوگا۔ مگر اس مرد خدا نے (خدا کی بے انتہا برکتیں اس پر نازل ہوں) اُس تقریر کا جواب لکھا۔ جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ خدا تعالے کا فعل ہے ہم خدائے لایزال کی قسم کھاکر بیان کرتے ہیں کہ یہ جواب لاریب اللہ تعالے کے القاء اور خاص تائید سے لکھے جانے کا ایک بیّن ثبوت ہے اور اس کا ثبوت اُسوقت نہایت ہی واضح ہوگا جب ہم رویداد میں بشپ صاحب کی تقریر چھاپیں گے اور پھر یہ جواب

س کے ساتھ ہوگا۔

نی صاحب نے بڑی ہمت اور کوشش سے اس جواب کو (جو قلمی لکھکر دیا گیا تھا) چھپوا لیا۔ اور یہ مطبوعہ جواب عین اُسوقت طلاجب بشپ صاحب کی تقریر ختم ہوئی۔ جس انداز سے مفتی صاحب نے اسکو ادا کیا وہ بھی خدا تعالےٰ کا خاص فضل تھا غرض ایک بڑے عظیم الشان مجمع میں جو تین ہزار سے زائد آدمیوں کا مجمع تھا نمایاں اور روشن طور پر **اسلام کی فتح** ہوئی اور اس کسر صلیب کا تاج مسیح موعود کے سر پر رکھا گیا۔

اللھم صل علی محمد واحمد وعلی ال محمد واحمد انک حمید مجید۔

اس کے جواب میں بشپ صاحب نے کیا فرمایا؟ جواب ہے کچھ نہیں صرف یہ کہا کہ میں نے یہ باتیں آج نئی سُنیں ہیں ان کا کیا جواب دوں اور یہ کہ میں مسلمانوں میں اختلاف بڑھانا نہیں چاہتا۔ ہم بشپ صاحب کے جواب کی حقیقت انشاء اللہ تعالےٰ رویداد میں کھولیں گے۔

بشپ صاحب نے اس کا جواب دیکر جلسہ برخاست کیا۔

الغرض جلسہ میں امام الزمان سلمہٗ الرحمن کے ہاتھ پر اسلام کی فتح اور کسر صلیب ہوئی

ہم نہایت صدق دل کے ساتھ حضرت امام الوقت کو مبارکباد دیتے ہیں۔ پھر ہم مفتی صاحب اور اپنی تمام جماعت کو مبارکباد دیتے ہیں کہ یہ فتح اُن کے نام سے ہوئی اور خدا تعالیٰ نے اپنا روشن نشان اُن کے ایمان اور معرفت کی ترقی کے لئے ظاہر کیا۔ اب وہ وقت قریب ہے کہ مسیح موعود کی برکت دنیا میں پھیلے اور زمین اور آسمان میں اس کی مبارکی کا ترانہ گونج اُٹھے خدا تعالیٰ کا احسان اور شکر ہے کہ اُس نے ہم کو اس نشان کے دیکھنے کی توفیق عطا فرمائی جو ہمارے ایمان اور بصیرت کی ترقی کا موجب ہوا۔ اللھم زد فزد۔

اب ہم یہ ظاہر کرتے ہوئے کہ کل رویداد مفصل بطور رسالہ مرتب ہو رہی ہے اور ۱۰ر جون سنہ ۱۹۱۰ء تک انشاء اللہ تعالےٰ ضرور شائع ہو جاوے گی اس مضمون کو ختم کر دیتے ہیں اور حضرت اقدس کا مضمون "زندہ رسول" ذیل میں درج کرتے ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب بشپ صاحب کے لیکچر زندہ رسول پر کچھ ضروری بیان

چونکہ مسلمانوں کو بھی اس تقریر کے بعد میں بات کرنے کا موقع دیا گیا ہے۔ اس لئے مختصرًا میں بھی کچھ بیان کرتا ہوں۔ بشپ صاحب کی طرف سے یہ دعوی ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام زندہ اپنے جسم خاکی کے ساتھ آسمان کی طرف چلے گئے تھے۔ مگر افسوس کہ ہم کسی طرح اس دعوے کو قبول نہیں کر سکتے نہ عقل کے رو سے نہ انجیل کے رو سے اور نہ قرآن شریف کے رو سے۔ عقل کے رو سے اسلئے کہ حال اور گذشتہ زمانہ کے تجارب ثابت کرتے ہیں کہ انسان سطح زمین سے چھ میل تک بھی اوپر کی طرف صعود کرکے زندہ نہیں رہ سکتا اور یہ ثابت نہیں کیا گیا کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے وجود کی کوئی ایسی خاص بناوٹ تھی جس سے کرہ زمہریر کی سردی ان کو ہلاک نہیں کر سکتی تھی بلکہ برخلاف اس کے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ تمام انسانوں کی طرح وہ کھاتے اور پیتے اور بھوک اور پیاس سے متاثر ہوتے تھے۔ یہ تو عقل کی رو سے ہم نے بیان کیا اور انجیل کے رو سے اس لئے یہ دعوے قبول کرنے کے لائق نہیں کہ اول تو انجیلیں چالیس سے بھی کچھ زیادہ ہیں جن میں سے حضرات عیسائی صاحبوں کی رائے میں چار صحیح اور باقی جعلی ہیں۔ لیکن یہ محض ایک رائے ہے جس کی تائید میں کافی وجہ شائع نہیں کی گئیں۔ اور نہ وہ تمام انجیلیں چھاپ کر عام طور پر شائع کی گئی ہیں تا پبلک کو رائے لگانے کا موقع ملتا پھر قطع نظر اس کے یہ چار انجیلیں جن کے بیان پر بھروسہ کیا گیا ہے یہ بھی کھُلی کھُلی اور یقینی شہادت اس بات کی نہیں دیتیں کہ درحقیقت حضرت مسیح آسمان پر مع جسم عنصری چلے گئے تھے۔ ان انجیلوں نے کوئی جماعت دو یا چار ثقہ آدمیوں کی پیش نہیں کی جنکی شہادت پر اعتماد ہو سکتا اور اس واقعہ کے ذاتی اور عینی رویت کے مدعی ہوتے۔ پھر انھیں انجیلوں میں یہ بھی لکھا ہے کہ حضرت مسیح ایک چور کو تسلی دیتے ہیں کہ وہ ان کے ساتھ بہشت میں روزہ کھولے گا۔ بہت خوب۔ مگر اس سے لازم آتا ہے کہ یا تو چور بھی جسم عنصری کے ساتھ بہشت میں گیا ہو اور یا حضرت مسیح چور کی طرح محض روح کے ساتھ بہشت میں گئے ہوں۔ پھر اس صورت میں جسم کے ساتھ جانا صریح باطل یا یوں کہو کہ چور تو بدستور بہشت میں یا روحانی رنگ میں رہا۔ لیکن حضرت مسیح تین دن بہشت میں رہ کر پھر اس سے نکالے گئے اسی طرح اور کئی قسم کے مشکلات اور پیچیدگیاں ہیں جو انجیل

سے پیدا ہوتی ہیں۔ چنانچہ یہ بھی عقیدہ ہے کہ حضرت مسیح فوت ہونے پر بہشت کی طرف نہیں گئے تھے بلکہ دوزخ کی طرف گئے تھے اس سے سمجھا جاتا ہے کہ غالباً وہ جو دوزخ کی طرف گیا ہوگا۔ کیونکہ وہ تو دوزخ کے لائق ہی تھا۔ پس حق بات یہی تھی کہ انجیل کے متنا قض بیان نے انجیل کو بے اعتماد کر دیا ہے حضرت مسیح کا صلیب کے بعد اپنے حواریوں کو ملنا۔ کباب کھانا۔ زخم دکھلانا۔ سڑک پر چلنا۔ ایک گاؤں میں رات اکٹھے رہنا جو انجیلوں سے ثابت ہوتا ہے۔ یہ وہ امور ہیں جو قطعی طور پر ثابت کرتے ہیں کہ حضرت مسیح آسمان پر نہیں گئے اور قرآن شریف تو ہمیں بار بار یہ بتلاتا ہے کہ حضرت مسیح فوت ہو گئے ہیں۔ ہاں جو رفع ایماندار لوگوں کے لئے فوت کے بعد ہوا کرتا ہے وہ ان کے لئے بھی ہوا تھا۔ جیسا کہ آیت یٰعیسیٰ انی متوفیک و رافعک الیّ سے سمجھا جاتا ہے کیونکہ لفظ رافعک قرآن شریف میں لفظ متوفیک کے بعد مذکور ہے اور یہ قطعی قرینہ اس بات پر ہے کہ یہ وہ رفع ہے جو وفات کے بعد مومنوں کے لئے ہوا کرتا ہے اصل جڑ اس کی یہ تھی کہ یہودی حضرت مسیح کے رفع روحانی کے منکر ہیں اور کہتے ہیں کہ چونکہ وہ سولی دیئے گئے تھے تو بموجب حکم توریت کے وہ اس رفع سے بے نصیب ہیں جو مومنوں کو موت کے بعد خدا کی طرف سے بطور انعام ہوتا ہے اور خدا کے قرب کے ساتھ ایک پاک زندگی ملتی ہے سو ان آیات میں یہودیوں کے اس خیال کا اس طرح پر رد کیا گیا کہ مسیح صلیب کے ذریعہ قتل نہیں کیا گیا تھا اور اس کی موت صلیب پر نہیں ہوئی اسلئے

وہ توریت کے اس حکم کے نیچے نہیں آسکتا کہ جو شخص سولی پر چڑھایا جاوے اس کا خدا کی طرف رفع نہیں ہوتا بلکہ وہ لعنتی ہو کر جہنم کی طرف جاتا ہے اب دیکھو کہ جسمانی رفع کا اس جگہ کوئی جھگڑا نہ تھا اور یہودیوں کا کبھی یہ مذہب نہیں ہوا اور نہ اب ہے کہ جو شخص سولی پر لٹکایا جاوے اس کا جسمانی طور پر رفع نہیں ہوتا یعنی وہ مع جسم آسمان پر نہیں جاتا کیونکہ یہودیوں نے جو حضرت مسیح کے اس رفع کا انکار کیا جو ہر ایک مومن کے لئے موت کے بعد ہوتا ہے تو اس کا سبب یہ ہے کہ یہودیوں اور نیز مسلمانوں کے نزدیک یہ ضروری ہے کہ ایماندار کا فوت کے بعد خدا کی طرف رفع ہو جیسا کہ آیت لا تفتح لھم ابواب السماء صریح دلالت کرتی ہے اور جیسا کہ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ میں بھی یہی اشارہ ہے لیکن جسمانی رفع یہودیوں کے نزدیک اور نیز مسلمانوں کے نزدیک بھی نجات کے لئے شرط نہیں ہے جیسا کہ ظاہر ہے کہ حضرت موسیٰ کا جسمانی رفع نہیں ہوا تو کیا وہ یہودیوں کے نزدیک نجات یافتہ نہیں ہیں غرض اس قصہ میں اکثر لوگ حقیقت کو چھوڑ کر کہیں کے کہیں چلے گئے ہیں۔ قرآن شریف ہرگز اس عقیدہ کی تسلیم نہیں کرتا کہ نجات کے لئے جسمانی رفع کی ضرورت ہے اور نہ یہ کہ حضرت مسیح زندہ آسمان پر چلے گئے ہیں۔

قرآن نے کیوں قصہ کو چھیڑا

اس کا فقط یہ سبب تھا کہ یہودیوں اور عیسائیوں میں روحانی طور پر رفع اور عدم رفع میں ایک جھگڑا تھا۔ یہودیوں کو یہ حجت ہاتھ آگئی تھی کہ یسوع مسیح سولی دیا گیا ہے لہٰذا وہ توریت کی رو سے اس رفع کا جو ایمانداروں کا ہوتا ہے بے نصیب تھا

اور اس سے انھوں نے یہ نتیجہ نکالا تھا کہ وہ سچا نبی نہیں ہے جیسا کہ وہ اب بھی سولی کا واقعہ بیان کر کے یہی مقام توریت کا پیش کرتے ہیں اور میں نے اکثر یہودیوں سے جو دریافت کیا تو انھوں نے یہی جواب دیا کہ ہمیں جسمانی رفع سے کچھ غرض نہیں ہم تو یہ ثابت کرتے ہیں کہ وہ شخص توریت کے رو سے ایماندار اور صادق نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ سولی دیا گیا۔ پس توریت فتویٰ دیتی ہے کہ اس کا رفع روحانی نہیں ہوا۔ بمبئی اور کلکتہ میں بہت سے یہودی موجود ہیں جس سے چاہو پوچھ لو یہی جواب دے گا سو یہی وہ جھگڑا تھا جو فیصلہ کے لائق تھا خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں ان الفاظ سے اس جھگڑے کا فیصلہ کر دیا ہے کہ یٰعیسیٰ انی متوفیک و رافعک الیّ یعنی یہ کہ وفات کے بعد حضرت مسیح کا رفع ہوا ہے اور وہ ایمانداروں کے گروہ میں سے ہے نہ انکار یہ سے جن پر آسمان کے دروازے بند ہوتے ہیں مگر جسمانی طور پر کسی کا آسمان میں جا بیٹھنا نجات کے مسئلہ سے کچھ بھی تعلق اسکو نہیں اور نہ قرب الٰہی اس سے ثابت ہوتا ہے۔ آجکل تو ثابت کیا گیا ہے کہ آسمان پر بھی مجسم مخلوق رہتی ہیں جیسے زمین پر تو آسمان پر رہنے سے وہ سب نجات یافتہ ہیں۔ باایں ہمہ یہ خیال سخت غیر معقول ہے کیونکہ اگر خدا تعالیٰ کو یہ منظور تھا کہ حضرت مسیح کے جسم کو آسمان پر پہونچاوے تو چاہیئے تھا کہ اللہ تعالیٰ ان کے جسم کے تمام ذرات کو محفوظ رکھتا اور کوئی ذرہ ان کے جسم میں سے تلف ہونے نہ پاتا اور نہ تحلیل ہوتا۔ تا یہ ظلم صریح لازم نہ آتا کہ بعض حصے مسیح کے جسم کے تو خاک میں اور بعض حصے آسمان پر

اٹھائے گئے اور اگر مسیح کے جسم کے ذرات تحلیل نہیں ہوئے تو کم سے کم صلیب کے وقت میں حضرت مسیح کا جسم پہلے جسم سے دس حصے زیادہ چاہئے تھا۔ کیونکہ علم طبعی کی شہادت سے یہی ثبوت ملتا ہے اور یہ ثابت شدہ امر ہے کہ تین برس کے بعد پہلے جسم کے اجزا تحلیل ہوکر کچھ تو ہوا میں ملجاتے ہیں اور کچھ خاک ہوجاتے ہیں۔ سو چونکہ مسیح نے تینتیس برس کے عرصہ میں دس جسم بدلے ہیں اُس کے آخری جسم کو آسمان پر پہونچانا اور پہلے جسم کو خاک میں ملانا یہ ایک ایسی بیہودہ حرکت ہے جس کی فلاسفی یقیناً بشپ صاحب کو بھی معلوم نہیں ہوگی۔ اب جبکہ عقل اور انجیل اور قرآن شریف سے حضرت مسیح کا آسمان پر مع جسم جانا ثابت نہیں بلکہ اس عقیدہ پر عقلی اور نقلی طور پر سخت اعتراضات کی بارش ہوتی ہے تو اس خیال کو پیش کرنا میرے نزدیک تو قابل شرم امر ہے۔ یہ سچ ہے کہ ہم لوگ اس طرح پر اپنے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آسمان پر نہیں لے جاتے اور نہ روحانی قرب کے لئے اس کی کچھ ضرورت ہے۔ مگر روحانی زندگی کے لحاظ سے ہم تمام نبیوں میں سے اعلیٰ درجہ پر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو زندہ سمجھتے ہیں اور قرآن شریف کی آیت **واخرین منھم لما یلحقوا بھم** میں اسی زندگی کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ کیونکہ اس کا یہی مطلب ہے کہ جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے باطنی فیض پایا ایسا ہی آخری زمانہ میں ہوگا کہ مسیح موعود اور اس کی جماعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض پائیں گے۔ جیسا کہ اب ظہور میں آرہا ہے اور ایک بڑی دلیل اس بات پر کہ حضرت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم روحانی طور پر اعلیٰ زندگی رکھتے ہیں یہ ہے کہ دوسرا کوئی نہیں رکھتا آپ کی تاثیرات اور برکات کا زندہ سلسلہ ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ سچے مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی پیروی کرکے خدا تعالیٰ کے مکالمات سے شرف پاتے ہیں اور فوق العادت خوارق ان سے صادر ہوتے ہیں اور فرشتے ان سے باتیں کرتے ہیں۔ دعائیں انکی قبول ہوتی ہیں۔ **اس کا نمونہ ایک میں ہی موجود ہوں کہ کوئی قوم اس بات میں ہمارا مقابلہ نہیں کرسکتی**

یہ تو دلیل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی پر ہے مگر حضرت مسیح کی زندگی پر کونسی دلیل آپ کے پاس ہے اتنا بھی تو نہیں کہ کوئی پادری صاحب یا مسیح! یا مسیح! کرکے پکاریں اور آسمان سے مسیح کی طرف سے کوئی ایسی آواز آوے کہ تمام لوگ سن لیں اور اگر اس قدر ثبوت بھی نہیں تو محض دعوے قابل التفات نہیں۔ اس طرح پر تو سکھ صاحب بھی کہتے ہیں کہ بابا نانک صاحب زندہ آسمان پر چلے گئے پھر جب ہم ان سب باتوں سے الگ ہوکر ہوکر **تاریخی** سلسلہ پر نظر ڈالتے ہیں تو یہ سارے پردے درمیان سے اُٹھ کر کھلی کھلی حقیقت نظر آجاتی ہے۔ کیونکہ تاریخ نے حضرت مسیح علیہ السلام کے آسمان پر نہ جانے کے **تین گواہ** ایسے پیش کئے ہیں جن سے قطعی طور پر یہ فیصلہ ہوگیا ہے کہ بات صرف اتنی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے اُس قول کے مطابق کہ اُن کا قصہ یونس نبی کے قصہ سے مشابہ ہے قبر میں مردہ داخل ہونے کی حالت میں داخل نہیں ہوئے تھے جیسا کہ یونس نبی مچھلی کے پیٹ میں مردہ ہونے کی حالت میں داخل نہیں ہوا تھا اور نہ قبر میں مرے جیسا کہ یونس نبی مچھلی کے پیٹ میں نہیں مرا تھا بلکہ یونس نبی کی طرح زندہ ہی قبر میں داخل ہوئے اور زندہ ہی نکلے کیونکہ ممکن نہیں کہ مسیح نے اس مثال کے بیان کرنے میں جھوٹ بولا ہو۔

اس واقعہ پر پہلا گواہ تو یہی مثال ہے کہ مسیح کے موہنہ سے نکلی کیونکہ اگر مسیح قبر میں مردہ ہونے کی حالت میں داخل کیا گیا تھا تو اس صورت میں یونس سے اُس کو کچھ مشابہت نہ تھی۔ پھر دوسرا گواہ اس پر مرہم عیسیٰ ہے یہ ایک مرہم ہے جس کا ذکر عیسائیوں اور یہودیوں اور مجوسیوں اور مسلمانوں کی طب کی کتابوں میں اس طرح پر لکھا گیا ہے۔ کہ یہ حضرت مسیح کے لئے یعنی ان کی چوٹوں کے لئے طیار کی گئی تھی۔ اور یہ کتابیں ہزار نسخہ سے بھی کچھ زیادہ ہیں جنمیں سے میرے پاس بھی بہت سی ہیں ہیں اس مرہم سے جس کا نام مرہم عیسیٰ ہے یقینی طور پر معلوم ہوتا ہے کہ آسمان پر جانے کا سارا قصہ غلط اور عوام کی خود تراشیدہ باتیں ہیں سچ صرف اسقدر ہے کہ حضرت مسیح صلیب پر وفات پانے سے تو بچ گئے تھے مگر آپ کے ہاتھوں اور پیروں پر کچھ زخم ضرور آئے تھے اور وہ زخم مرہم عیسیٰ کے لگانے سے اچھے ہوگئے۔ آپ کے حواریوں میں سے ایک ڈاکٹر بھی تھا غالباً یہ مرہم اُس نے تیار کی ہوگی۔ چونکہ مرہم عیسیٰ کا ثبوت ایک علمی پیرایہ میں ہم کو ملا ہے جس پر تمام قوموں کے کتب خانے گواہ ہیں۔ اس لئے یہ ثبوت بڑی قدر کے لائق ہے۔

تیسرا تاریخی گواہ حضرت مسیح کے آسمان پر نہ جانے کا یوز آسف کا قصہ ہے جو آج سے گیارہ سو برس پہلے تمام ایشیا اور یورپ میں شہرت پا چکا ہے۔ یوز آسف حضرت مسیح ہی تھے جو صلیب سے نجات پا کر پنجاب کی طرف گئے۔ اور پھر کشمیر میں پہونچے اور ایک سو بیس برس کی عمر پا کر وفات پائی۔ اس پر بڑی دلیل یہ ہے کہ یوز آسف کی تعلیم اور انجیل کی تعلیم ایک ہے اور دوسرے یہ قرینہ کہ یوز آسف اپنی کتاب کا نام انجیل بیان کرتا ہے تیسرا قرینہ یہ کہ اپنے آپکو شہزادہ نبی کہتا ہے چوتھا یہ قرینہ کہ یوز آسف کا زمانہ اور مسیح کا زمانہ ایک ہی ہے بعض انجیل کی مثالیں اس کتاب میں بعینہ موجود ہیں جیساکہ ایک کسان کی مثال۔ چوتھا تاریخی گواہ حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات پر وہ قبر ہے جو اب تک محلہ خان یار سری نگر کشمیر میں موجود ہے بعض کہتے ہیں کہ یوز آسف شہزادہ نبی کی قبر ہے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ عیسی صاحب کی قبر ہے اور کہتے ہیں کہ کتبہ پر یہ لکھا ہوا تھا کہ یہ شہزادہ اسرائیل کے خاندان میں سے تھا۔ کہ قریباً اٹھارہ سو برس اس بات کو گذر گئے۔ جب یہ نبی اپنی قوم سے ظلم اٹھا کر کشمیر میں آیا تھا اور کوہ سلیمان پر عبادت کرتا رہا۔ اور ایک شاگرد ساتھ تھا۔ اب بتلاؤ کہ اس تحقیق میں کونسی کسر باقی رہ گئی سچائی کو قبول نہ کرنا یہ اور بات ہے لیکن کچھ شک نہیں کہ بھانڈا پھوٹ گیا اور یوز آسف کے نام پر کوئی تعجب نہیں ہے کیونکہ یہ نام یسوع آسف کا بگڑا ہوا ہے۔ آسف بھی حضرت مسیح کا عبرانی میں ایک نام ہے جس کا ذکر انجیل میں بھی ہے اور اس کے معنے ہیں منتفرق قوموں کو اکٹھا

کرنے والا۔ اب بخوف اندیشہ طول اسی پر میں ختم کرتا ہوں اور میں تمام لوگوں کو یقین دلاتا ہوں کہ اب آسمان کے نیچے اعلے اور اکمل طور پر زندہ رسول صرف ایک ہے یعنی **محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم** اسی ثبوت کے لئے خدا نے مجھے مسیح کر کے بھیجا ہے جس کو شک ہو وہ آرام اور آہستگی سے مجھ سے یہ اعلی زندگی ثابت کرائے اگر میں نہ آیا ہوتا تو کچھ عذر بھی تھا مگر اب کسی کے لئے عذر کی جگہ نہیں کیونکہ خدا نے مجھے بھیجا ہے کہ تا میں اس بات کا ثبوت دوں کہ **زندہ کتاب قرآن** ہے اور زندہ **دین اسلام** ہے اور زندہ رسول **محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم** ہے دیکھو میں زمین اور آسمان کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ یہ باتیں سچ ہیں اور **خدا** وہی ایک خدا ہے جو کلمہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ میں

پیش کیا گیا ہے اور زندہ رسول وہی ایک رسول ہے جس کے قدم پر نئے سرے سے مردے زندہ ہو رہے ہیں۔ نشان ظاہر ہو رہے ہیں۔ برکات ظہور میں آرہے ہیں۔ غیب کے چشمے کھل رہے ہیں۔ پس مبارک وہ جو اپنے تئیں تاریکی سے نکالے۔ والسلام علی من اتبع الھدی

المشتہر مرزا غلام احمد از قادیان

۲۵ محرم الحرام سنہ ۱۳۲۶ء مطابق ۲۵ مئی سنہ ۱۹۰۸ء روز مبارک جمعہ

ایڈیٹوریل بریف نوٹس

دینیات کی شاخ اور قوم کی عدم توجگی

افسوس ہے ظاہر کیا جاتا ہے کہ شاخ دینیات کے متعلق جو رائے ہم نے اخبار الحکم کے کسی گذشتہ اشاعت میں ظاہر کی تھی اُس پر ہمارے کسی شہر کی جماعت کی طرف سے کوئی ہمدردی نہیں کی گئی۔ کاش اتنا ہی کہا جاتا کہ اگر وہ رائے صحیح نہ تھی اور اس سے کوئی بہتر صورت نکل سکتی تھی تو اس کو ہی پیش کیا ہوتا؟ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دینی علوم اور ان کی تعلیم اور ان کی اشاعت کا مذاق جیسا چاہیئے پیدا نہیں ہوا ہماری تمنا ہے کہ قوم بیدار ہو اور قرآنی علوم کی اشاعت کے لئے ہمہ تن تیار ہو جاوے

رسالہ فضل حق

کے لئے جو درخواستیں بدون ٹکٹ آتی ہیں انکی تعمیل نہیں ہوسکتی اس کا ٹکٹ مولانا مولوی عبد الکریم صاحب کے نام آنا چاہیئے ورنہ عدم تعمیل کی شکایت نہ کریں۔

درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے

لاہور کے پیسہ اخبار مورخہ ۱۲ مئی سنہ ۱۹۰۸ء

کر اشاعت میں اس عنوان سے ہماری اُس تحریر پر ریمارک کیا ہے جو طاعون کے آخری علاج کے متعلق ہم نے شائع کی تھی۔ اور جسمیں ہم نے یہ فقرہ لکھا تھا کہ لاہور کے پیسہ اخبار نے جو آج طاعون کے علاج کو دعاء پر ختم کر بیٹھا ہے اس سے پیشتر دعا و دوائی طاعون پر بے معنی ہنسی کی تھی۔ خدا کی غیرت نے اسکو اس الزام سے ملزم کیا اور اُس پر حجت پوری ہوئی وغیرہ۔ پیسہ اخبار نے اپنی اُس دلچسپی کی باعث جو اُس کو ایک عرصہ تک انجیل سے رہی ہے مندرجہ حاشیہ فقرہ کا عنوان لکھ کر اپنی انجیل دانی اور دانشمندی کا ثبوت دیا ہے اور ہمارے اس دعوے کو لغو۔ غلط اور بیہودہ قرار دیا ہے اور پھر اندرونی دھڑکے سے ڈر کر پیسہ اخبار کی ایک تحریر کا اظہار بھی کر دیا ہے جس میں حضرت اقدس کے اشتہار طاعون پر نکتہ چینی کی تھی اور جس کا مفصل اور دندان شکن جواب اُسی وقت الحکم میں شائع کر دیا گیا تھا۔ تاہم پیسہ اخبار کے ادعاء باطل کی حقیقت اظہار کے لئے ہم اس ۱۲ رمئی سنہ ۱۹۰۶ء کے اخبار سے یہ ظاہر کئے دیتے ہیں کہ ہمارا ریمارک بالکل درست اور پیسہ اخبار کا ادعاء باطل محض تھا۔ چنانچہ پیسہ اخبار نے اعتراف کیا ہے کہ اس نے یہ لکھا تھا کہ

جب کہ مرزا صاحب کو الہام
کے ذریعہ معلوم ہوا ہے کہ
دیا بندوں کے گناہ کی سزا
ہے اور اس کا علاج توبہ
و استغفار قرار دیا گیا ہے
تو پھر اس کے لئے دوا کی کیا
ضرورت ہر جوارہ اور گندک
کے اجزا سے مقول ان کے طیار
کرکے استعمال کرنی چاہیئے
اور اگر دوا سے طاعون
اچھی ہو سکتی ہے تو دعا کی
اُس کے لئے ضرورت نہیں۔

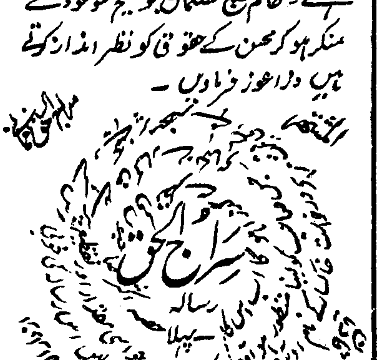
اب ہم انصاف پسند پبلک سے پوچھتے ہیں کہ پیسہ اخبار کی یہ سطور دوا اور دعا کے باہم تعلق پر استہزا اور استخفاف کا رنگ لئے ہوئے نہیں ہیں۔ پیسہ اخبار کو اپنے یہ فقرات پڑھ کر شرمندہ ہونا چاہیئے اور آئیندہ کے لئے ذرا سوچ سمجھکر قلم اُٹھایا کریں۔ پیسہ اخبار غلط بیانی کا الزام لگاتے لگاتے خود ہی اس الزام کے نیچے آ گیا ہے یہ صریح جھوٹ ہم نہیں سمجھتے کہ پیسہ اخبار کے نزدیک کیونکر جائز اور ناقابل شرم قرار دیا گیا ہے جب اخبار نے اسی ریمارک میں جو ہماری تحریر پر کیا ہے دہلی کے ایک مراسلت کا حوالہ دیا ہے اور لکھا ہے کہ ۱۲ رمئی سنہ ۱۹۰۶ء کے اخبار میں دوسری جگہ درج ہے اب یا تو اپنی زبان سے اپنی دروغگوئی اور غلط بیانی کا اعتراف کرے۔ یا اُس مراسلت کا پتہ دے۔

اعلام

لدھیانہ کے کسی کورٹ انسپکٹر نے تفضل رحمانی نام کتاب حضرت اقدس کے خلاف لکھی تھی اُس کا جواب ہمارے محترم بھائی محمد اسماعیل صاحب ڈرافس مین دہلی نے شہادت آسمانی کے نام سے لکھا ہے۔ کتاب مذکور ۵۰ر کو مطبع خورشید اسلام دہلی سے مل سکتی ہے۔

اب بھی برٹش راج کی تعریف نہ کرو گے

ہمارے کوتاہ اندیش مخالفوں کو جب کچھ اور نہیں سوجھتا تو اپنی خباثت باطنی کے اظہار کے لئے یہ کہدیا کرتے ہیں کہ حضرت اقدس سیدنا مرزا صاحب اور آپکی جماعت گورنمنٹ کی بڑی مداح اور ثناخواں ہے۔ ہمکو افسوس سے بار ہا کہنا پڑتا ہے کہ ان ناواقفوں اور نادانوں نے قیصرہ ہند کے مبارک عہد کی قدر نہیں کی اور یہ قدر ان کو تب معلوم ہوتی جب اسلام سے محبت اور غیرت ہوتی + پھر وہ دیکھتے کہ اس مبارک عہد میں کیسی مذہبی آزادی عطا فرمائی گئی ہے۔ ہم ان بد اندیش لوگوں کو ریاست فریدکوٹ کا ایک واقعہ سنانا چاہتے ہیں جہاں حال میں ایک ناقابل عفو ظلم کیا گیا ہے۔ پرگنہ کوٹ کپورہ کی ایک مسجد میں کسی اجنبی کے اذان دینے پر تمام قصبہ کے مسلمانوں پر جرمانہ کیا گیا ہے اور امام مسجد معتوب ہوا ہے۔ اب اے عقل کے دشمنو! اور اسلام کے بدخواہو! تم ہی بتلاؤ کہ اگر ہم قیصرہ ہند کی برکتوں کے شکریہ کا اظہار نہ کریں تو کیا **ریاست فریدکوٹ** جیسے راجوں کی تعریف کیا کریں جنہے اس روشنی اور آزادی کے زمانہ میں اسقدر عتاب مسلمانوں پر کیا ہے؟ ہمکو افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اب وہ وقت آ گیا ہے کہ اس معاملہ پر ہم قلم اُٹھائیں اور گورنمنٹ عالیہ کے کانوں تک اس فریاد کو پہونچائیں مسلمانوں پر جو ظلم و ستم اس ریاست میں ہو رہے ہیں اور جسقدر اُن کے مذہبی حقوق پر دست درازیاں کی جاتی ہیں ان پر ہم کو مسلسل لکھنے کی ضرورۃ ہے اور یہ سلسلہ ہم سی آئندہ اشاعت سے شروع کریں گے۔ اس کے مقابلہ میں گورنمنٹ انگلشیہ کے برکات دیکھ کر بے اختیار دل تعریف اور دعا سے بھر جاتا ہے۔ ظالم طبع مسلمان جو مسیح موعود کے منکر ہو کر محسن کے حقوق کو نظر انداز کرتے ہیں ذرا غور فرماویں۔



ممیرکا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمنیر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پڑوال غبار پھولا اسبل سرخی ابتدائی موتیابند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کو استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچہ سے لے کر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اسلئے کم رکھی گئی ہے تاکہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ عہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم ہے فی تولہ خالص ممیرہ فی ماشہ عہ مصری سرمہ فی تولہ ۴ر خرچ ڈاک ذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہار دہندہ سے بچنا چاہیے۔

المشتہر پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

۱۔ میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے اکسیر ہے آنکھوں کا بہت پانی جانا دھند سوزش ہر قسم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں جلن کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیائی شئے نہیں ہے اس لئے ہر کسی کے لئے استعمال مفید ہے مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھیں۔ اس لئے میں بلاشک وشبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضروری ہے۔ راقم ڈاکٹر ڈی ایم۔ بی۔ ایم سانگلی صاحب بہادر ایم۔ بی۔ ایم۔ ایس سندیافتہ یونیورسٹی۔

۲۔ میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے میں نے اس کا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریض مسماۃ اتم دلوی بعمر ۴۵ سال سکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکور کی آنکھوں کی پلکوں میں حزد حزد دانے نکلے ہوئے تھے اور بال پڑتے ہیں اور آنکھیں سرخ اور دکھتی رہتی تھیں انہیں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا اس کی بینائی میں فرق اسقدر آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی اور وہ ان اشیا کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکور نے تین روز تک استعمال کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اسی امراض مذکور سے کلی صحت پائی۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن و پنشنر آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

۳۔ میں ممیرے کے سرمہ کا جو کہ سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کرکے دیکھا مفید پایا میری رائے میں خاصکر ان مریضوں کے واسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہو اور دھند اور غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ راقم ڈاکٹر برجلال گھوس رائے بہادر ڈاکٹر ایل۔ ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند

۴۔ میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی اک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا۔ میری رائے میں بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کیلئے ممیرے کا سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے راقم خان بہادر ڈاکٹر سید میر شاہ ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے بینک میں اسی مطلب کیلئے بتاریخ ۲۲ ... جمع کیا گیا ہے۔

مطبع انوار احمدیہ قادیان میں شیخ یعقوب علی تراب ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپ کر شائع ہوا